(تبلیغی ٹریکٹ)

احکامِ ماہِ ذوالحجہ اور

مسائلِ قربانی

مرتبہ

مولانا عبدالواحد صاحب السلفی دہلوی

ناشر

مکتبہ مسلم بربرشاہ سرینگر

احکام ماہِ ذی الحجہ

مہینہ کا نام عربی مہینوں کے حساب سے ذوالحجہ کا مہینہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جس کو عام طور سے "بقرعید" کا مہینہ کہتے ہیں۔ اِس ماہ میں ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لیکر ۱۳ تاریخ تک مسلمانوں کو چند خاص باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں چالیس حدیثیں اِس سلسلہ میں ناظرین کی خدمت میں پیش کروں تاکہ اپنی غفلتوں کی وجہ سے ان فضیلتوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں۔

ہلال ذوالقعدہ کی ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھنے کی پوری کوشش کرے باوجود (بوجہ ابر یا بادل وغیرہ) اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ پورے کرے عید منائیں اور ہلال ذی الحجہ دیکھ کر یہ دُعا پڑھیں۔

۱۔ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم جب چاند دیکھتے تو کہتے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ (ترمذی شریف)

۲۔ چاند دیکھ کر پڑھنے کی یہ بھی دُعا ہے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ (بھی) دُعا پڑھتے۔ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ (ابوداؤد)

ذکر اللہ جب ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آجائے تو اس کے بعد سے تیرہویں تاریخ تک کثرت سے ان کلمات کو کہنا چاہیے

۳۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ✤ یا یوں اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ✤

۴۔ عاشق سنت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاَحَبُّ اِلَیْہِ الْعَمَلُ فِیْھِنَّ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَاَکْثِرُوْا فِیْھِنَّ مِنَ التَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّحْمِیْدِ یعنی عشرہ ذی الحجہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت فضیلت اور بزرگی رکھتا ہے اس لئے اس میں تسبیح تکبیر، تحمید اور لا الٰہ الا اللّٰہُ بکثرت کہنا چاہیئے (احمدؒ)

۵۔ صحابہ کرامؓ بازاروں میں بھی تکبیریں کہتے تھے جن کو سُن کر بازار کے مسلمان بھی تکبیریں کہہ کر خوب اللہ تعالےٰ کی بڑائیاں کرتے کَانَ اِبْنُ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ لَا یَخْرُجَانِ اِلَی السُّوْقِ فِیْ اَیَّامِ الْعَشْرِ یُکَبِّرَانِ وَیُکَبِّرُ النَّاسُ بِتَکْبِیْرِھِمَا (بخاری شریف)

۶۔ حجامت | قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اِنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا۔

۷۔ فَلَا یَاخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا یَقْلِمَنَّ ظُفْرًا

۸۔ مَنْ رَّاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ

یعنی ارشادِ نبوی ہے جو شخص قربانی کرنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ عشرۂ ذی الحجہ آتے ہی بدن کے بال، ناخن وغیرہ نہ ترشوائے۔ یعنی حجامت نہ کرلے۔ دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد حجامت کرلے۔

۹۔ عشرۂ ذی الحجہ

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَادُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذَالِکَ شَیْءٌ ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی دن جس میں عمل صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دنوں عشرۂ ذی الحجہ کے برابر نہیں ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں عمل صالح سے بھی زیادہ محبوب ہے جو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا یعنی شہید ہوگیا۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ عشرہ ذی الحجہ کا ہر نیک عمل جہاد سے بڑھ گیا۔

روزہ پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک دن میں روزہ رکھنا اور رات کو نفلی نمازیں پڑھنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

۱۰۔ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ یعنی ذی الحجہ کے ابتدائی نو دنوں میں ہر روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان کی راتوں میں نماز پڑھنا شب قدر میں نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

۱۱۔ اَرْبَعٌ لَمْ تَکُنْ یَدَعُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرُ وَثَلٰثَةُ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَّرَکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جناب سید الرسل نبی صلعم ان دنوں (عشرۂ ذی الحجہ) کے روزے نہیں چھوڑتے تھے، حضرت انس کہتے ہیں کہ صحابہؓ فرماتے تھے۔ کہ ذی الحجہ کا ہر دن ثواب اور فضیلت کے اعتبار سے دوسرے ہزاروں دنوں کے برابر ہے (ترغیب)

یوم عرفہ ذو الحجہ کی نویں تاریخ کے روزے کی خاص طور پر امام الانبیاء صلعم نے فضیلت بیان فرمائی۔ ارشاد ہے

۱۲۔ صِیَامُ یَوْمَ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ۔ میں یعنی یقینی طور سے کہتا ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے (مسلم)

۱۳۔ ہاں جو شخص حج کے لئے گیا ہوا ہو اور اس تاریخ کو عرفات میں موجود ہو اس کے لئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔ نَهٰی عَنْ صَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

(ابو داؤد)

یوم الاضحیٰ

بقرہ عید کے دن صبح سویرے نہا دھو کر موافق شریعت اچھا لباس پہن کر بغیر کچھ کھائے عید گاہ کی طرف باآواز بلند تکبیریں کہتے ہوئے جائیں تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو پہلے گذر چکے ہیں مردوں کو ریشمین لباس یا سونے کے بٹن، انگوٹھی ٹخنوں سے نیچا پائجامہ، تہ بند پہننا اور عورتوں کو باریک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر زیب و زینت دکھاتے ہوئے باہر نکلنا حرام ہے۔

نماز عید کی جگہ

میدان، صحرا، جنگل میں نماز عیدین پڑھنا مسنون ہے "۱۴" حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں اَلْخُرُوْجُ اِلَی الْجَبَّانِ فِی الْعِیْدَیْنِ مِنَ السُّنَّۃِ عیدین میں میدان کیطرف نکلنا سنت ہے۔ (مجمع)

شرعی عذر ہو تو مسجد وغیرہ میں بھی نماز عیدین ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۵۔ اَنَّہٗ اَصَابَھُمْ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِیْدَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ نبی علیہ السلام نے بارش کی وجہ سے نماز عید مسجد میں پڑھائی (مشکوٰۃ)

عورتیں

بھی عید گاہ میں جائیں ۱۶۔ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُیَّضَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَیَشْھَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَھُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُّصَلَّاھُنَّ قَالَتِ امْرَأَۃٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدَانَا لَیْسَ لَھَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْھَا حضرت ام عطیہ کا بیان ہے کہ دربار رسالت سے ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے روز

پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں لے چلیں تاکہ وہ جماعت
مسلمین اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ حائضہ عورتیں نماز کی
جگہ سے ہٹ کر کنارے بیٹھیں اور خطبہ عید وغیرہ سنیں) اگر برقعہ
چادر وغیرہ نہ ہو تو بھی اپنی سہیلی کے برقعہ چادر وغیرہ میں پردہ کے
ساتھ جائیں۔

دعا تمام مسلمان مرد عورتیں عیدگاہ پہنچ کر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں
دنیا کی باتوں میں وقت برباد نہ کریں، یہ وقت قبولیت
عبادت اور قربت الٰہی کا ہے۔ عیدگاہ کے میدان کو بلند آواز دل کے
ساتھ تکبیروں سے گونجا دیں۔ یہ دعا بھی ضرور پڑھیں سنت ہے۔

۱۴، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا
غَیْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا فُجَاءَۃً وَّلَا تَاْخُذْنَا
بَغْتَۃً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّۃٍ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ الْعَفَافَ
وَالْغِنَاءَ وَالتُّقٰی وَالْھُدٰی وَحُسْنَ عَاقِبَۃِ الْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا
وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ فِیْ دِیْنِکَ
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (مجمع الزوائد)

(ترجمہ) اے بے انتہا کمالوں والے اللہ! ہم نہایت عاجزانہ طور پر تجھ
سے پاکیزہ زندگی اور اچھی موت اور آخرت کی عزت و آبرو کا سوال
کرتے ہیں اے معبود برحق! تو ہم کو اچانک تباہ و برباد نہ کیجیو اور قبول
حق اور وصیت کرنے سے پہلے فوت نہ کیجیو اے سچے مالک ہم سب

تجھ سے عفت، تمنا، بقا، ہدایت اور دنیا و آخرت کی بھلائی مانگتے ہیں اور دین اسلام میں یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ عمل پر کہ موافقت کرنے میں شک، اختلاف، یا الحاد کرنے سے پناہ پکڑتے ہیں اے دلوں کے پھیرنے والے خدا! تو ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ کیجیو! ہمیں اپنے پاس رحمت عطا فرما بے شک تو بڑا فیاض ہے۔

نماز عید کا طریقہ نماز عید کی دو رکعتیں ہیں، یہ نہایت خشوع وخضوع سے باجماعت ادا کرنی چاہئیں، پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سات تکبیریں امام کے ساتھ ادا کریں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پانچ تکبیریں کہیں اسطرح سنت ہے۔

۱۸۔ حضرت جد کثیرؓ فرماتے ہیں اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ (ترمذی)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین بارہ تکبیروں سے ادا کی

امام: عیدین کی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ ق یا سورہ اعلیٰ اور دوسری میں سورہ قمر یا سورہ غاشیہ پڑھے۔

۱۹۔ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْعِیْدَیْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ (مشکوۃ)

مقتدی۔ بعد دعا استفتاح صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر خاموش رہے کیونکہ سورہ فاتحہ بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ یہ ہر مصلی کے لئے فرض ہے

باقی ارکان بھی امام کے ساتھ ادا کر کے نماز پوری کرے بعدہٗ خطبہ عید سُنے ؎

واپسی دعاء وغیرہ سے فارغ ہو کر واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا بھی سنّت ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر سنّت نبی کا خیال رکھیں۔ قربانی کیا ہے؟ ابتدائی سنّت ہے۔

۲۰۔ صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ

قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سُنّت ہے صحابہؓ نے عرض کیا اس میں ہمیں کیا ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا ہر بال اور ہر اون کے بدلے میں ایک ایک نیکی (مشکوٰۃ)

راہ خدا میں بخل اچھا نہیں۔ قربانی کے موقعہ پر مسلمانوں کو چاہئے کہ راہ اللہ قربانیاں کر کے اجر و ثواب حاصل کریں۔ دیکھو ہمارے مقتدی نبی علیہ السلام مدینہ منورہ کے دس برس کے قیام میں برابر قربانی کرتے رہے ۲۱۔ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ تاکید قربانی ۲۲۔ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ جو شخص باوجود وسعت اور فراخی کے پھر بھی قربانی نہ کرے اسے چاہئے کہ عیدگاہ میں بھی نہ آئے۔ نبی علیہ السلام نے اس حدیث میں شدید تاکید فرما کر قربانی کی رغبت دلائی ہے۔

قربانی کا ثواب: قربانی کی مشروعیت میں جہاں سنّت ابراہیمی کی یاد تازہ رکھنے کے راز مضمر ہے وہاں اس میں بہت سے اخروی فوائد و منافع بھی موجود ہیں۔ یہاں مختصراً وہ فوائد ذکر کرتا ہوں۔

۲۳ ما عَمِلَ ابنُ آدمَ مِنْ عَمَلٍ يَومَ النَّحرِ أحَبَّ إلى اللهِ مِنْ إهراقِ الدَّمِ وإنّه ليَأتي يومَ القِيامةِ بقُرونِها وأشعارِها وأظلافِها وإنَّ الدَّمَ ليَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكانٍ قَبلَ أن يَقَعَ بالأرضِ فَطِيبُوا بِها نَفسًا

یعنی دس ذی الحجہ کو انسان کے تمام اعمال سے بڑھکر خون بہانا یعنی قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کو نہایت محبوب اور پیارا ہے اور وہ قربانی زمین پر خون گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مکان قبولیت میں پہنچ جاتی ہے اور قربانی کے جانور مع اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے محشر میں آئیں گے اور قربانی کرنیوالے کے اعمال نامہ میں تولے جائیں گے۔ (ترمذی)

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنی چاہئے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی سے فرمایا۔

۲۴ قُومِي فَاشْهَدِي أُضْحِيَتَكِ فَإنَّ لَكِ بِأوَّلِ قَطرَةٍ تَقطُرُ مِن دَمِها مَغفِرَةً لِكُلِّ ذَنبٍ أمَا إنَّهُ يُجاءُ بِدَمِها وَلَحمِها فَيُوضَعُ فِي مِيزانِكِ سَبعِينَ ضِعفًا

جاؤ اٹھو اپنی قربانی کے پاس حاضر رہو کیونکہ قربانی کے خون کا جب اوّل قطرہ زمین پر گریگا تو قطرہ کیساتھ ہی تمام گناہ بخشے جائیں گے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ قربانی قیامت کے روز اپنے خون سمیت لائی جائیگی اور اسکا وزن ستر گنا بڑھا کر ترازو میں رکھا جائیگا اس فضیلت میں عام مسلمان بھی شامل ہیں (ترغیب)

آگ سے بچاؤ

۲۵ مَنْ ضَحّٰى طَيِّبَةً نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِيَتِهِ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ جس شخص نے بغرض طلب ثواب اور برضا و رغبت قربانی کی اس کی لئے وہ قربانی جہنم کی آڑ اور بچاؤ کرنے والی بن جائے گی۔

قربانی کا وقت

نماز عید کے بعد سے ہے قبل نماز جو قربانی کریگا اسکی قربانی نہیں ہوگی۔ اسکو چاہیئے کہ اس کے عوض اور قربانی کرے (۲۶) مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى (بخاری)

ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے (۲۷) قَالَ فِي الْاَضْحٰى مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيْحَتَهُ (بزار)

قربانی کے دن

کتاب وسنت میں قربانی کے چار دن ہیں ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ حضرت عبد اللہ بن عباس رض مفسر قرآن آیت وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (۲۸) اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ يَوْمُ النَّحْرِ وَثَلٰثَةٌ بَعْدَهُ۔ تشریق قربانی کرنے کے دن چار ہیں یوم النحر دسویں تاریخ اور تین دن اسکے بعد (ابن کثیر) ۲۹ كُلُّ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ یعنی تشریق کے تمام دن قربانی کے ہیں۔ (احمد)

گوشت

ہر شخص اپنی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے (۳۰) اَنْ قَالَ اِذَا ضَحّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ مِنْ اُضْحِيَتِهِ (احمد)

عید گاہ میں قربانی جائز ہے

(۳۱) كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح و نحر یعنی قربانی کیا کرتے تھے (بخاری)

پیغمبر خدا ﷺ کی قربانی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں (۳۲) ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ سَمِيْنَيْنِ عَظِيْمَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے موٹے تازے بڑے بڑے چتکبرے، لمبے سینگ والے خصی قربانی کے لئے ذبح کئے۔ (احمد)

قربانی میں شرکت

(۳۳) اِشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک اونٹ میں دس اور گائے میں سات آدمی شریک ہوگئے (ترمذی)

ایک گھر کی طرف سے ایک جانور قربان کر دینا کافی ہوگا

(۳۴) كَانَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ

دوسرے کی طرف سے قربانی خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ سب کی طرف سے قربانی کرنا جائز و درست ہے

(۳۵) رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ حنش کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھے قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میرے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلعم نے مجھ کو وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں (ابو داؤد)

Scanned with OKEN Scanner

کس رنگ کا جانور قربانی کے لئے موزوں ہے۔ (۳۶) یُضَحِّی بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ (الخ) دنبہ تو بڑے سینگ والا، منہ، آنکھیں پیٹ، چاروں ہاتھ پاؤں سیاہ (نسائی) وہ حلال جانور جن کی قربانی سے منع کر دیا گیا (۳۷) فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِیْضَةُ الْبَیِّنُ مَرَضُهَا (الخ) یعنی نبی صلعم سے پوچھا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی منع ہے تو آپؐ نے فرمایا چار قسم کے جانوروں کی قربانی منع ہے۔ اندھا، یا کانا، بیمار، لنگڑا لاغر کمزور جس میں گودا ہی نہ ہو۔ (ابوداود)

عدالتی حکم:۔ عدالت نبویؐ سے عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ (۳۸) اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا یُضَحِّیْ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ ۔ قربانی کے جانوروں کی آنکھ کان خوب اچھی طرح دیکھ بھال لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں کان آگے پیچھے سے کٹا یا سوراخ دار ہو کیونکہ ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد) ۳۹ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ دو دانت سے کم نہ ہو (۳۹) ادنت (جس جانور کے دانت نہ نکلے ہوں) کی قربانی سے بھی منع فرمایا ہے البتہ دو دانت والا جانور میسر نہ ہو پھر دنبہ اونٹ بچے کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ موٹا تازہ ہو۔ (مسلم)

قربانی طریقہ:۔ افضل یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو اس کے ضرور حاضر ہو جانور کو قبلہ رُخ لٹائے اور یہ دُعا پڑھ کر تیز چھری سے ذبح کر ڈالے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا
وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿﴾ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ
نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ

جس کی طرف سے یہ قربانی ہو اس کا یہاں پر نام لیا جائے بِسْمِ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ (مشکوٰۃ)

کھال

قربانی کی کھال وغیرہ قصائی کو اُجرت میں دینا منع ہے۔ کھال وغیرہ دینی مدرسہ کے لیے صدقہ کر دینی چاہئیے یا اپنی ضرورت مثلاً مشک، مُصلّٰی وغیرہ بنانے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ قربانی کا گوشت خود کھاو، اقرباء، ساکین طلباء، غرباء کو کھلاو سب جائز درست ہے۔

نوٹ:۔ یہ یاد رہے کہ قربانی وغیرہ کے احکام و فضائل موحّدین متبعِ سنت کے لئے ہیں۔ مشرکین، بدعین کے لئے کوئی نیک عمل فائدہ مند نہیں تاوقتیکہ وہ اپنے شرک و کفر سے تائب نہ ہو۔

فقط۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

مطبوعہ:۔ نیو کشمیر پریس سرینگر

کتابت:۔ میر الطاف حسین انزیرخانیار